

## شاکر کندان کا علمی و ادبی سفر

ڈاکٹر ہارون قادر

Dr. Haroon Qadir

Lahore Garrison University, Lahore.

### Abstract:

*Captain Atta Rasool (ret'd) also known as Shakir Kandan needs no introduction in Urdu literature. He is a prominent figure in the army's contribution to the Urdu literature. He was blessed not only with physical strength but also with a mind strong enough to use the might of pen. He wrote in both Urdu & Punjabi. His creativity along with research & editing is well known in literary circles. This research article highlights his work in his life & literary works so that literature loving people can get to know his multi-dimensional work.*

ادبی دنیا میں شاکر کندان کے نام سے شہرت پانے والے کیپٹن عطار رسول ۲۰ جون ۱۹۵۱ء کو کندان کلاں تحصیل شاہپور، ضلع سرگودھا میں محمد حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جوہر میموریل ہائی سکول جوہر آباد ضلع سرگودھا (حالیہ ضلع خوشاب) سے حاصل کی اور ۱۹۶۷ء میں میٹرک کا امتحان لاہور بورڈ سے پاس کیا، جبکہ انٹر میڈیٹ کا امتحان آرٹس بورڈ فار ہائر ایجوکیشن راولپنڈی سے ۱۹۷۹ء میں پاس کیا۔ اس سے پہلے ۳ ستمبر ۱۹۷۱ء میں بطور سپاہی آرٹس بورڈ سے وہ اپنی عسکری خدمات کا آغاز کر چکے تھے۔ اپنی تعلیمی قابلیت اور پاکستان سے محبت نے ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشی اور افواج پاکستان میں ۷ اپریل ۱۹۸۹ء میں بحیثیت لیفٹیننٹ آرمرڈ کور انجینئری کمیشن مل گیا۔ فوجی خدمات کے ساتھ ساتھ حصول علم کی پیاس کی تسکین کا سامان بھی جاری رہا اور انھوں نے ۱۹۹۳ء میں بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ سے گریجوایشن کی۔ پانچ جولائی ۲۰۰۱ء میں افواج پاکستان سے بطور کیپٹن ریٹائر ہوئے۔ حصول علم کا شوق انھیں یونیورسٹی آف سرگودھا سے ایم اے اُردو میں لے آیا۔ ایم اے اُردو میں انھوں نے مقالہ ”سرگودھا کا دبستان شاعری“ لکھ کر ایم اے کی ڈگری مکمل کی لیکن حصول علم کی تڑپ نے انھیں چین نہ لینے دیا۔ یونیورسٹی آف سرگودھا سے ہی ایم فل کی ڈگری حاصل کی اور ”شیر افضل جعفری کے کلیات کی تدوین مع فرہنگ“ کے عنوان سے صحیح مقالہ لکھ دیا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ سرحد یونیورسٹی پشاور سے پی ایچ۔ ڈی اُردو میں نہ صرف داخلہ لیا بلکہ کامیابی سے کورس ورک مکمل کر کے مقالہ بھی جمع کروا چکے ہیں جس کا عنوان قیام پاکستان سے قبل عسکری اہل قلم کی خدمات کا تحقیقی جائزہ“ ہے جو ان کی عساکر پاکستان سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اُردو اور پنجابی ادب سے ان کو خصوصی دلچسپی ہے۔ انھوں نے اپنی زمین اور جڑ سے رشتہ دل و جان و قلم توڑا نہیں بلکہ

خونِ جگر سے اس خدمت کو تیار کیا ہے۔ انھوں نے نہ صرف خود اپنے وطن اور زبان سے محبت کی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی درس و تدریس کے ذریعے اس رشتہ سے منسلک رکھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل اداروں میں تدریس اور انتظامی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔

- ۱۔ آکسفورڈ سکول آف وزڈم سرگودھا (بطور پرنسپل) ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۶ء
  - ۲۔ آئی ٹی ایم (ITM) کالج آف کامرس سرگودھا ۲۰۰۶ء تا ۲۰۰۸ء (شعبہ اُردو)
  - ۳۔ آئی ایل ایم کالج سرگودھا ۲۰۰۸ء (شعبہ اُردو)
  - ۴۔ یونیورسٹی آف سرگودھا ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۲ء (وزیٹنگ، شعبہ اُردو کالج سائینڈ)
  - ۵۔ یونیورسٹی آف سرگودھا ۲۰۱۲ء تا حال (کنٹریکٹ، شعبہ اُردو)
- شاگردان کی علمی جستجو اور ادب و فن سے لگن کا سفر خاصا طویل ہے انھوں نے نظم، نثر، تحقیق، تنقید اور تدوین میں اپنا سکہ منوایا ہے ان کی مرتب کردہ کتابیں ادبی حوالہ رکھتی ہیں جبکہ ان کی تحقیق بھی سند کا درجہ رکھتی ہے۔ زبان و ادب سے محبت کا یہ سفر اک دور و زکی بات نہیں بلکہ ”نصف صدی کا قصہ ہے“۔ ان کی تخلیقات میں سب سے پہلے ان کے شعری مجموعے قابل ذکر ہیں جن کے ذکر پر ہی اکتفا کرنا ہوگا کہ تفصیل کے لیے تو ایک دفتر درکار ہے۔

- ۱۔ آشوبِ زیست (شعری مجموعہ) ۱۹۴۸ء
  - ۲۔ رفاقتوں کی فضیلتیں (شعری مجموعہ) ۱۹۸۸ء
  - ۳۔ جلتے صحراؤں میں (اُردو ماہیا) ۲۰۰۱ء
- جلتے صحراؤں کے متعلق آفتاب احمد ملک لکھتے ہیں ”شاگردان نے منفرد انداز نگارش، ان گنت عنوانات کو اپنے ماہیوں میں سمیٹ کر اپنی تخلیقی و تحقیقی صلاحیتوں کا برملا اظہار کیا ہے۔ سادہ اور مختصر لفظوں میں ایک اُردو ماہیہ دیکھیں:

شفقت کی ردائیں تھیں

کتنا خوش تھا میں

جب ماں کی دعائیں تھیں (۱)

۴۔ ہتھیلی پہ سورج (شعری مجموعہ) ۲۰۰۲ء

ہتھیلی پر سورج کی شاعری کے بارے میں ڈاکٹر فہیم عظمیٰ لکھتے ہیں ”اس کتاب میں حب الوطنی، انسانیت سے محبت، معاشرے کے الم ناک پہلو، فلسفہ اور تلمیح کے حامل اشعار بھی ملیں گے۔ مثلاً:

میرا بازو پکڑ کے چلنے والا

مجھے رستہ دکھانے لگ گیا ہے

ایک اور شعر دیکھیں:

ہم ہتھیلی پہ لیے سورج کو

صورتِ شام ہوئے جاتے ہیں (۲)

۵۔ ریاضت (شعری مجموعہ) ۲۰۱۱ء

۶۔ خلعتِ توقیر (نعتیہ مجموعہ کلام) ۲۰۱۲ء

شاکر کنڈان کا ادبی ذوق نکھرا ہوا ہے۔ شعر و شاعری کے ساتھ ساتھ نثر پر بھی اُنھیں قدرت حاصل ہے۔ اُن کے نثری مضامین کتابی شکل اختیار کر کے باذوق لوگوں سے داد و وصول کر چکے ہیں۔ اب تک کے طبع شدہ مضامین مندرجہ ذیل ہیں:

۲۔ جاوہ شوق و محبت (سفر نامہ) ۱۹۹۹ء

”جاوہ شوق و محبت“ شاکر کنڈان کا حجاز مقدس کا سفر نامہ ہے۔ اس کے بارے میں طاہرہ سرور لکھتی ہیں:

”جاوہ شوق و محبت صرف حج کا سفر نامہ ہی نہیں بلکہ معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ بھی ہے۔ اُنھوں نے تمام تاریخی مقامات کا ذکر اُن کی تاریخی حیثیت کے ساتھ کیا اور خانہ خدا میں اپنے قیام کا ذکر کعبۃ اللہ کی تاریخ کو حضرت آدم سے شروع کر کے نبی اکرم ﷺ تک بیان کیا ہے اور اس کی تعمیر کی تاریخ جو موجودہ دور تک ہوئی جس میں خانہ کعبہ کی لمبائی، چوڑائی اور اُس کے اندر تمام مقدس مقامات کی تاریخ و تعمیر شامل ہے۔ ان سب کو احاطہ تحریر میں لا کر قاری کی معلومات میں پیش بہا اضافہ کیا ہے۔“ (۳)

۳۔ وجدان کی آنکھ (نثر پارے) ۲۰۰۲ء

۴۔ وجدان کی دوسری آنکھ (نثر پارے) ۲۰۰۷ء

”وجدان کی دوسری آنکھ“ کے متعلق ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

”اس کتاب میں ہر طرف دانش مشرق بکھری ہوئی ہے۔ یہ جواہر پارے شاکر کنڈان کے گہرے مشاہدے اور زندگی کے تجربات کا حاصل ہیں۔۔۔ مصنف کا بنیادی مقصد انسانی سوچ کو ہمیز کرنا ہے اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہیں۔“ (۴)

۵۔ عکس سرمستان (شخصی مضامین) ۲۰۱۳ء

۶۔ تحسین زبان و ادب (ادبی مضامین) ۲۰۱۳ء

۷۔ مقالات نو (شخصی مضامین) ۲۰۱۷ء

۸۔ اُردو کی بنیاد میں اُردو کا حصہ ۲۰۱۹ء

اس کے علاوہ ”کچھ بھی نہ کہا“ کے عنوان سے ایک طویل انٹرویو بھی طبع شدہ ہے۔ ۲۰۰۵ء

## پنجابی مضامین

شاکر کنڈان کی مادری زبان پنجابی ہے لہذا ماں بولی کی محبت کا قرض بھی اُن کے ذمے تھا جو انھوں نے بطریق احسن

نبھایا ہے۔ پنجابی میں بھی اُنھوں نے مضامین لکھے اور ایک سفر نامہ بھی تحریر کیا ہے۔

۱۔ سنجیاں گلاں سجریاں راہواں۔ پنجابی سفر نامہ ۲۰۰۲ء

۲۔ لیکچر لکھتاں۔ پنجابی مضامین ۲۰۱۲ء

شاکر کاندان کا علمی، ادبی اور تحقیقی سفر نصف صدی پر محیط ہے۔ انھوں نے تحقیق کے میدان بھی اپنی محنت کے بل بوتے پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ تحقیق کی راہ کٹھن مگر شوق نے رستے آسان کیے اور انھوں نے تحقیق میں مندرجہ ذیل گراں قدر اضافہ کیا۔

- ۱۔ اُردو ادب اور عسا کر پاکستان، جلد اول، حصہ اول (تحقیق) ۱۹۹۷ء
- ۲۔ اُردو ادب اور عسا کر پاکستان، جلد اول، حصہ دوم (تحقیق) ۱۹۹۷ء
- ۳۔ اُردو نعت اور عسا کر پاکستان (تحقیق) ۱۹۹۷ء
- ۴۔ اُردو ادب اور عسا کر پاکستان، جلد دوم حصہ اول (تحقیق) ۱۹۹۷ء
- ۵۔ کراچی کے نعت گو شعرا (تحقیق) ۱۹۹۷ء
- ۶۔ نعت رسول مقبول ﷺ اور سرگودھا کے شعرا (تحقیق) ۱۹۹۸ء
- ۷۔ راولپنڈی کے نعت گو شعرا (تحقیق) ۲۰۰۱ء
- ۸۔ بیرک نامہ (تحقیق و تدوین) ۲۰۰۲ء
- ۹۔ سرعکس (ترتیب و تدوین) ۲۰۰۳ء
- ۱۰۔ مضباچے (تنقید) ۲۰۰۳ء
- ۱۱۔ اسلام آباد کے نعت گو شعرا (تحقیق) ۲۰۰۳ء
- ۱۲۔ نعت گو یان سرگودھا (تحقیق) ۲۰۰۶ء
- ۱۳۔ سندھ کے نعت گو (تحقیق) ۲۰۰۸ء
- ۱۴۔ افضل حسین کی حمد و نعت نگاری (تحقیق و ترتیب) ۲۰۰۸ء
- ۱۵۔ سرگودھا کا دبستان شاعری، جلد اول (تحقیق) ۲۰۱۲ء
- ۱۶۔ سرگودھا کا دبستان شاعری، جلد دوم (تحقیق) ۲۰۱۴ء

شاکر کاندان کی تیس کتابوں میں سے چودہ کتب تحقیقی کام پر مشتمل ہیں۔ ان کے تحقیقی کام کے متعلق اکرم باجوہ لکھتے ہیں:

”یہ سب کتابیں ایک ایسے شخص کے قلم سے نکلی ہیں جو ایک باوقار ادیب، محقق، نقاد، شاعر، سفر نامہ نگار اور تدوین کار ہے۔ جو فکر و دانش کی ایک توانا اور معتبر آواز ہے۔ جس کی ساری زندگی علم و ادب اور درس و تدریس کے سائے میں گزری ہے۔ جو ممتاز صاحبِ سیف و قلم بھی ہے۔“ (۵)

ادبی مصروفیات (مختلف اوقات میں)

- ادارہ فروغ ادب پاکستان: چیئرمین  
پاکستان رائٹرز گلڈ (پنجاب): ممبر  
حرف اکادمی (راولپنڈی): ممبر/جنرل سیکرٹری

قلم قافلہ (کھاریاں):  
سرگودھا رائٹرز کلب:  
ممبر  
نائب صدر/سیکرٹری/ممبر

## اعزازات

- ۱۹۷۱ء (۱) ستارہ حرب
- ۱۹۷۱ء (۲) تمغہ جنگ
- ۱۹۷۶ء (۳) تمغہ جشن صد سالہ ولادت قائد اعظم
- ۱۹۷۹ء (۴) میرٹ سرٹیفکیٹ، بزم شعاع ادب، لاہور
- ۱۹۸۱ء (۵) سنڈیلینڈ ممبر۔ ٹیلنٹ کلب لاہور
- ۱۹۸۱ء (۶) اعزازی لائف ممبر، ٹیلنٹ کلب لاہور
- ۱۹۸۱ء (۷) تمغہ ہجرہ
- ۱۹۸۱ء (۸) تمغہ خدمات
- ۱۹۹۰ء (۹) تمغہ یوم پاکستان گولڈن جوبلی
- ۱۹۹۰ء (۱۰) کرن ایوارڈ (کرن آرٹ سوسائٹی سرگودھا)
- ۱۹۹۱ء (۱۱) تمغہ خدمات
- (۱۲) تمغہ بقا
- (۱۳) تمغہ جمہوریت
- (۱۴) گولڈ میڈل (امام الدین میموریل سوسائٹی جلاپور جٹاں)
- ۱۹۹۷ء (۱۵) تمغہ آزادی پاکستان گولڈن جوبلی
- ۱۹۹۷ء (۱۶) شعر و سخن میڈل (بزم شعر و سخن کنجاہ)
- ۱۹۹۷ء (۱۷) خدمت ادب ایوارڈ (رازداں گروپ آف پیپر گجرات)
- ۱۹۹۸ء (۱۸) ادبی سنگت ایوارڈ (سندھی سنگت عمرکوٹ، سندھ)
- ۲۰۰۲ء (۱۹) پروین شاکر ایوارڈ (پاکستان رائٹرز کلب)
- ۲۰۰۲ء (۲۰) سند اعزاز (اسلامک آرٹ گیلری، سرگودھا)
- ۲۰۰۴ء (۲۱) روزان ادبی ایوارڈ (روزان انٹرنیشنل گجرات)
- ۲۰۰۵ء (۲۲) خدمت ادب میرکلاں ایوارڈ (سیف الملوک اکیڈمی گوجران)
- ۲۰۰۵ء (۲۳) نشانِ غنیمت (بزم غنیمت کنجاہ)
- ۲۰۰۵ء (۲۴) اعزازی شیلڈ (حسن قلم۔ لاہور)
- ۲۰۰۷ء (۲۵) اعزازی شیلڈ (ایوان علم و فن گوجرانوالہ)

- ۲۶) عظمت فن ایوارڈ (بزم دانش تلہ گنگ) ء۲۰۰۷
- ۲۷) مکنڈیشن کارڈ۔ (آئی ایس پی آر۔ راولپنڈی) ء۲۰۰۷
- ۲۸) ساغر صدیقی ایوارڈ (بزم دوستانِ قلم لاہور) ء۲۰۰۸
- ۲۹) نعت ایوارڈ (بزم نعت، فیصل آباد) ء۲۰۰۸
- ۳۰) سند امتیاز (پاک کشمیر لائبریری اینڈ ریسرچ سنٹر جلال پور جٹاں) ء۲۰۰۸
- ۳۱) شریف کنجاہی ایوارڈ (بزم شریف کنجاہی۔ کنجاہ) ء۲۰۰۸
- ۳۲) سند اعزاز (کامرانیاں، کنجاہ) ء۲۰۰۹
- ۳۳) عاشورائے حسینی مسالہ ایوارڈ (ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران، اسلام آباد) ء۲۰۱۰
- ۳۴) سند امتیاز (ورلڈ پنجابی فورم) ء۲۰۱۳
- ۳۵) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی (فیصل آباد) ء۲۰۱۳
- ۳۶) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی (فیصل آباد) ء۲۰۱۴
- ۳۷) مہکان ادبی ایوارڈ (ساہیوال) ء۲۰۱۴
- ۳۸) میرٹ سرٹیفیکٹ (حکومت پنجاب) ء۲۰۱۴
- ۳۹) عظمت فن ایوارڈ (بزم دانش تلہ گنگ) ء۲۰۱۵
- ۴۰) ڈاکٹر وزیر آغا ایوارڈ (بزم فکر ادب ساہیوال) ء۲۰۱۵
- ۴۱) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی (فیصل آباد) ء۲۰۱۶
- ۴۲) سانچہ ادبی ایوارڈ (بزم سانچہ ہڈالی) ء۲۰۱۶
- ۴۳) ڈاکٹر وزیر آغا ایوارڈ (حلقہ دیارِ حرف جوہر آباد) ء۲۰۱۷
- ۴۴) پروفیسر عاشق رحیل ادبی ایوارڈ (پنجابی ادبی انجمن لاہور) ء۲۰۱۷
- ۴۵) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی (فیصل آباد) ء۲۰۱۷
- ۴۶) حسن کارکردگی ایوارڈ (انصاری فاؤنڈیشن شیخوپورہ) ء۲۰۱۹
- ۴۷) خوشبوئے نعت ایوارڈ (عبداللہ نعت فاؤنڈیشن پاکستان) ء۲۰۱۹

### شاکر کنڈ ان پر لکھے گئے مقالات

- ۱۔ شاکر کنڈ ان کی غزل کا فنی و فکری جائزہ، مقالہ برائے ایم۔ اے (اُردو)، نیشنل یونیورسٹی ماڈرن لینگویج اسلام آباد
- ۲۔ سرگودھا میں سفر نامہ نگاری کی روایت کا تجزیہ (جادہ شوق و محبت کا تجزیہ) مقالہ برائے ایم۔ اے (اُردو)، یونیورسٹی آف سرگودھا
- ۳۔ شاکر کنڈ ان کی شعری خدمات، مقالہ برائے ایم۔ فل (اُردو)، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد۔ فیصل آباد

- ۴۔ شاکر کنڈان کی تبصرہ نگاری، مقالہ برائے بی۔ ایس اُردو، یونیورسٹی آف سرگودھا
  - ۵۔ شاکر کنڈان کی تذکرہ نگاری، مقالہ برائے ایم۔ فل اُردو، سیالکوٹ
  - ۶۔ مکاتیب مشاہیر ادب بنام شاکر کنڈان، مقالہ برائے ایم۔ فل اُردو، رفاہ یونیورسٹی، فیصل آباد
  - ۷۔ سورج ڈوبنا نہیں کرتے (شخصیت و فن) از سلیمان جاذب (کتابی صورت) (۶)
- شاکر کنڈان فعال ادبی زندگی گزار رہے ہیں۔ اُن کے قلم میں روز بروز نکھار، محنت اور لگن میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا یہ سفر جاری و ساری رہے۔ اُن کے لیے بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں:
- خط اُن کا بہت خوب عبارت بہت اچھی  
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

### حوالہ جات

- ۱۔ سلیمان جاذب، مرتب: سورج ڈوبنا نہیں کرتے، لاہور: شتعلیق مطبوعات، ۲۰۱۴ء، ص: ۱۳۱
  - ۲۔ ایضاً، ص: ۷۰-۶۹
  - ۳۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات (اُردو نثر میں)، لاہور: اکادمیات، ۲۰۱۴ء، ص: ۱۵۷
  - ۴۔ انور سدید، ڈاکٹر، تبصرہ: وجدان کی دوسری آنکھ، مشمولہ: نوائے وقت، روزنامہ لاہور، ۷ جون ۲۰۰۷ء
  - ۵۔ اکرم باجوہ، قریہ تحقیق، لاہور: تنظیمہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۷ء، ص: ۸۰
  - ۶۔ سلیمان جاذب، مرتب: سورج ڈوبنا نہیں کرتے، ص:
- [اس آرٹیکل کی تیاری میں شاکر کنڈان صاحب سے طویل ذاتی انٹرویو اور بالمشافہ ملاقات سے مدد لی گئی ہے، ۳ جولائی ۲۰۱۹ء، فیصل آباد، جی سی یونیورسٹی]

☆.....☆.....☆